تبصرے

نقش حیات جلد دوم از حضرت مولانا سید حسین احمد المدنی تقطیع کلاں ضخامت ۲۸۶ صفحات طباعت و کتابت اعلیٰ قیمت مجلد للعہ، پتہ: الجمعیۃ بکڈپو دفتر جمعیۃ علمائے ہند گلی قاسم جان دہلی ۶

یہ وہی کتاب ہے جس کی پہلی جلد کا مطالعہ کرنے کے بعد لوگوں کو بے چینی کے ساتھ شدید انتظار تھا جیسا کہ توقع تھی اس میں حضرت مولانا نے بڑی تفصیل سے مدلل اور محققانہ طور پر یہ بتایا ہے کہ جب انیسویں صدی کے آغاز میں عملاً ایسٹ انڈیا کمپنی کا پورے ملک پر اقتدار ہو گیا اور بادشاہت صرف برائے نام رہ گئی تو اسی وقت سے علمائے ہند نے کس طرح استخلاص وطن کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز کر دیا تھا اس سلسلہ میں حضرت شاہ عبد العزیز کا فتویٰ حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک اور اس کے اغراض و مقاصد پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے اس سلسلہ میں راقم الحروف کو ذاتی طور پر یہ دیکھ کر فخر آمیز مسرت ہوئی کہ ۱۹۳۸ء میں راقم الحروف نے برہان میں "علمائے ہند کا سیاسی موقف" کے زیر عنوان چند قسطوں میں ایک مقالہ لکھا تھا جو بعض مصروفیتوں کی وجہ سے ناتمام ہی رہ گیا۔ اس مقالہ کی ایک قسط میں حضرت سید احمد صاحب شہید کی تحریک پر گفتگو کرتے ہوئے ثابت کیا تھا کہ یہ تحریک جمہوری اور ہندوستانی تھی۔ اس پر بعض علماء بڑے ناراض ہوئے لیکن خاکسار نے حسب عادت کسی کو کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت مولانا مدنی نے زیر تبصرہ کتاب میں نہ صرف اس رائے سے اتفاق ظاہر فرمایا ہے بلکہ 'برہان' کے حوالہ سے اس پوری قسط کو از صفحہ ۶ تا صفحہ ۱۶ نقل فرما کر گویا خاکسار کی رائے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت سید صاحب کی تحریک کا محرم راز مولانا سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت سید صاحب کی تحریک کے بعد ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور اس میں علماء کا حصہ ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک اسلامیہ میں انگریزوں کی شاطرانہ چالیں۔ جنگ طرابلس و بلقان